بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔14 مدیر۔ نعیم احمد نیرّ کتابت و ڈیزائننگ؛ رشید الدین، شرافت اللہ، ماہ وفا 1388 ہجری شمسی، بمطابق جولائی 2009ء شمارہ نمبر 7

قرآن کریم

سورَۃ البقرہ (آیت ۵۹)

ترجمہ۔اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں سے بھی چاہو بافراغت کھاؤ اور (صدر) دروازے میں اطاعت کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو کہ بوجھ ہلکے کئے جائیں۔ہم تمہاری خطائیں تمھیں معاف کر دیں گے اور احسان کرنے والوں کو ہم ضرور اور بھی زیادہ دیں گے۔

(ترجمہ۔از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

مقام عبرت

(درس قرآن کریم از حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ)

ثمود نے ہمارے رسولوں کا انکار کیا۔ہم نے بھی ایسا پکڑا کہ کہیں جانے نہ دیا۔جانتے ہو کہ نوحؑ کی باقی صفحہ نمبر۲ پر

حدیث حضرت خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک اعمال بجالاؤ،ان فتنوں کے آنے سے پہلے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر ہوگا۔اور اپنے دین کو دنیا کے سامان کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

(صحیح مسلم،جلد اوّل ''نور فاؤنڈیشن'' صفحہ 109 حدیث نمبر 161)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

موجودہ آزادی کی وجہ سے انسانی فطرت نے ہر طرح کے رنگ ظاہر کر دیئے ہیں اور تفرقہ اپنے کمال کو پہنچ گیا ہے۔گویا ایسا زمانہ ہے کہ ہر شخص کا ایک الگ مذہب ہے۔یہی امور دلالت کرتے ہیں کہ اب نفخ صور کا وقت بھی یہی ہے۔اور فجمعنٰھم جمعاً کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا بھی یہی زمانہ ہے۔

(ملفوظات جلد دہم۔صفحہ 246)

مجلس انصاراللہ جرمنی کا 29واں سالانہ اجتماع ڈی برُگ شہر کے (Gutenburg Schule)

گوٹن برگ اسکول میں اپنے اعلیٰ روایتی و روحانی ماحول کے ساتھ کامیابی سے منعقد ہوا

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ جرمنی کا 29واں سالانہ اجتماع مورخہ 22، 23، 24 مئی 2009ء کو اپنی تمام اعلیٰ جماعتی روایات کے ساتھ انعقاد پذیر ہو کر بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

تیاری اجتماع

امسال ماہ فروری میں صدر مجلس انصار اللہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب کو منتظم اعلیٰ اجتماع اور خاکسار شاہد محمود کو سیکرٹری اجتماع مقرر فرمایا۔منتظم اعلیٰ صاحب نے فوری طور پر صدر صاحب کی منظوری سے 15 افراد پر مشتمل ایک اجتماع بورڈ تشکیل دیا اور ہر بورڈ ممبر کے ذمہ مختلف شعبہ جات تقسیم کئے اور اس طرح پر 39 منتظمین پر مشتمل ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل پائی۔ چنانچہ اجتماع کے سلسلہ میں اجتماع بورڈ کی سب سے پہلی میٹنگ بیت السبوح فرنکفرٹ میں اور بعد ازاں انتظامیہ کمیٹی اور اجتماع بورڈ کی ایک اکٹھی میٹنگ مورخہ 17.05.2009 کو Dieburg میں مقام اجتماع پر منعقد ہوئی۔ ہر دو میٹنگ کی صدارت صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے فرمائی جس میں آپ نے تمام نائب منتظمین اعلیٰ اور منتظمین کو ازراہ شفقت تفصیلی ہدایات سے نوازا۔اس کے بعد منتظم صاحب اعلیٰ اپنے نائبین اور منتظمین سے ہر سطح پر مکمل رابطہ رکھتے ہوئے انہیں ہدایات دیتے رہے۔

21 مئی بروز جمعرات یعنی اجتماع سے صرف ایک دن قبل صبح 8 بجے دُعا کے ساتھ مقام اجتماع پر وقارِ عمل کا آغاز ہوا جو رات بارہ بجے تک جاری رہا جس میں 300 انصار نے حصّہ لیا اور ایک ہی دن میں اجتماع گاہ کی مکمل تیاری کر لی۔ اس سے انصار کے جذبہ خدمت اور دینی جوش اور ولولے کا پتہ لگتا ہے۔

مکرم افتخار احمد صاحب، منتظم اعلیٰ اجتماع کو بوجہ ناسازی طبعیت ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔اس موقع پر محترم صدر صاحب مجلس نے فوری طور پر مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کو قائم مقام منتظم اعلیٰ اجتماع مقرر فرمایا۔

پہلا روز جمعۃ المبارک 22مئی:

صبح 10:00 بجے رجسٹریشن ہونی شروع ہوگئی اور مہمان آنے شروع ہوگئے۔ ٹھیک 1:30 بجے نماز جمعہ شروع ہوئی جو کہ مربی انچارج مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے پڑھائی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کا خطبہ جمعہ براہِ راست تمام انصار نے سنا۔

15 بج کر 45 منٹ پر صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے لوائے انصار اللہ اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب، مبلغ انچارج نے لوائے جرمنی لہرایا۔ اس موقع پر پرچم کشائی والی جگہ کو سٹیج بنا کر انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جس کے دونوں طرف قائدین مجلس انصار اللہ جرمنی، ممبرانِ نیشنل عاملہ جماعت جرمنی اور مشنری صاحبان قطاروں میں کھڑے تھے اور سامنے کی طرف انصار کے کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ پرچم کشائی کے وقت فضا نعرۂ تکبیر کے نعروں سے گونج اُٹھی جس کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب امام جماعت جرمنی نے دُعا کروائی۔اجتماع کی افتتاحی تقریب ٹھیک 16:00 بجے منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم عہد اور نظم خوانی کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کی طرف سے بھی جو ذمہ داریاں انصار بھائیوں کو دی جائیں وہ خوش اسلوبی سے ادا کریں۔اِسی طرح صف دوم کے انصار کو بھی جماعتی اور مجلس کے کاموں میں آگے آکر شوق اور جذبہ خدمت کے ساتھ خدمات ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔نیز یہ کہ جلسہ سالانہ اور تبلیغ کے میدان میں بھی ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو انہیں اسی جذبہ کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔آخر پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کا روح پرور پیغام جو حضور انور نے ازراہ شفقت اس اجتماع کے موقع پر بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا اور اُن نصائح کی روشنی میں انصار بھائیوں کو اپنی زندگیوں میں روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

علمی مقابلہ جات:

اس سلسلہ میں سب سے پہلے حُسنِ قرأت کے مقابلہ جات ہوئے جن میں ریجنل بلاکس میں اوّل اور دوم پوزیشنز حاصل کرنے والے 16

باقی صفحہ۴ پر

حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ

(مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ) (قسط دوئم)

مثل مشہور ہے کہ عشق اور مشک چھپ نہیں سکتے۔ جب اس پیمانہ سے آپ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں تو آپؑ کے اردو، عربی اور فارسی کلام میں خواہ نظم ہو یا نثر، یوں لگتا ہے کہ گویا ساری عمر سوائے مدح نبی ﷺ کے گویا اور کوئی کام کیا ہی نہیں اور پھر جب ذکر درود آئے تو آپ کو اس میدان میں عشاق محمد ﷺ کا پیشوا پاتے ہیں۔ چنانچہ آپ رقم فرماتے ہیں

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ

خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے، وابتغوا الیه الوسیلة تب ایک مدت کے بعد میں نے کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھذا بما صلیت علی محمد یعنی یہ نزول انوار اس درود کی وجہ سے ہے جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا ہے''۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸ حاشیہ)

اپنی محبت کی کیفیت کا اظہار کچھ یوں فرماتے ہیں۔

یَا حِبِّ اِنَّکَ قَد دَخَلتَ مَحَبَّةً
فِی مُهجَتِی وَ مَدَارِکِی وَ جَنَانِی

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۹۴)

یعنی۔ اے میرے محبوب تیری محبت میری جان اور میرے حواس اور میرے دل میں سرایت کر چکی ہے۔ پھر فرمایا۔

وَ ذِکرُ المُصطَفیٰ رَوح لِقَلبِی
وَ صَارَ لِمُهجتی مثلَ الطَّعَامِ

(نور الحق حصہ دوم صفحہ:۷۲)

ترجمہ: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی یاد میرے دل کا سکون ہے۔ اور آپ ﷺ کا ذکر میری جان کیلئے غذا کی مانند ہے۔

جہاں آپؑ خود اپنے محبوب کے ذکر سے پل بھر کیلئے غافل نہ ہوتے وہاں اگر کسی اور کی زبان سے اپنے محبوب کا نام سنتے تو اس قدر خوش ہوتے کہ بیان سے باہر۔ اس کی ایک چھوٹی سی مثال پیش خدمت ہے۔ ایک دفعہ ایک کھلونے بیچنے والی آئی اس سے کسی نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اس نے کہا کہ اللہ کی بندی محمد ﷺ کی امت۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جب اپنے محبوب کا نام اس کی زبان سے سنا تو بے اختیار ہو کر باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے اسے ایک روپیہ دے دو۔ اس نے میرے آقا ﷺ کا نام لیا ہے۔''

(سیرت المہدی موءلفہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمدؓ روایت نمبر ۴۸۸)

پھر یاد محبوب کی کیفیت کا بیان کچھ یوں کیا۔

من ذکر وجهك يا حديقة بهجتی
لم اخل فی لحظ و لا فی آنِ

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد:۵ صفحہ:۵۹۵)

یعنی تیرے روئے مبارک کی یاد اے میرے مسرت کے باغ! میں ایک آن اور ایک لحظہ بھی فارغ نہیں ہوتا۔

راہ محبت میں چلتے چلتے ایک منزل ایسی بھی آتی ہے کہ جہاں عاشق کا وجود غائب ہو جاتا ہے اور ہر طرف معشوق ہی معشوق دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب تجربہ اس انتہائی مقام کا ذکر کچھ یوں کرتے ہیں۔

''پھر یوں ہوا کہ دیکھتے دیکھتے
شکل گم ہوگئی آئینہ رہ گیا''

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنے عشق رسول ﷺ میں اس انتہائی مقام کو حاصل کیا، جس کا اظہار یوں فرمایا۔

محو روئے او شدست ایں روئے من
بوئے او آید ز بام و کوئے من

(ضمیمہ سراج منیر)

یعنی یہ میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرہ میں گم ہو گیا اور میرے مکان اور کوچہ سے اسی کی خوشبو آ رہی ہے۔

پھر رسول کریم ﷺ سے سچی اور حقیقی محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہؓ سے بھی بے پناہ محبت تھی۔ ایک دفعہ ماہ محرم کے ایام میں آپؑ اپنے باغ میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ تو اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگمؓ اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمدؓ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا آؤ میں تمہیں ایک قوم کی کہانی سناؤں۔ پھر آپ نے بڑے درد ناک انداز میں حضرت حسینؓ کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپؑ ہی واقعات سناتے جاتے تھے اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اور دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپؑ نے بڑے کرب سے فرمایا۔

''یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم ﷺ کے نواسے پر کروایا مگر خدا نے بھی بہت جلد ان ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑ لیا''

(سیرت المہدی روایت نمبر ۹۶)

اسی محبت کا اظہار اپنے منظوم فارسی کلام میں کچھ یوں فرماتے ہیں۔

''جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است''

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱، ص ۹۷)

یعنی میری جان اور دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے اور میری خاک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے کوچہ پر قربان ہے۔

آپؑ کا اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا یہ عالم تھا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی آپ ﷺ کی پیروی کرنا آپؑ کی عادت تھی چنانچہ آپ ﷺ کے ایک صحابی بیان فرماتے ہیں کہ حضورؑ مجھے صبح کی نماز پر جگاتے وقت انگلیاں پانی میں ڈبو کر ہلکا سا چھینٹا پھینک کر جگاتے تھے میں نے عرض کی آپ آواز دیکر کیوں نہیں جگاتے تو فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی طریق تھا

(سیرۃ المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ روایت ۴۹۲)

چنانچہ فرماتے ہیں ''جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات ہو سکتی ہے وہ جھوٹا ہے خدا تعالیٰ نے جو بات ہم کو سمجھائی ہے وہ بالکل اس کے برخلاف ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران:۳۲)

اے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تم خدا تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔

بغیر متابعت آنحضرت ﷺ کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا''

(ملفوظات جلد ۸ ص ۴۳۴۔۴۳۵)

اور آپ ﷺ قرآن کریم کے اس حکم پر قولاً و فعلاً سب سے بڑھ کر عمل کرنے والے نکلے چنانچہ آپ فرماتے ہیں

''وآثرت حبك بعد حب مهيمنى
و تصبی جنانی من سناك و تجلب

(کرامات الصادقین ص ۶۲) ترجمہ: (اے میرے پیارے) خدا تعالیٰ کی محبت کے بعد میں نے تیری محبت کو (ہر محبت پر) ترجیح دی ہے اور آپ ﷺ نے میرے دل کو اپنے نور سے گرویدہ بنا لیا۔

سچی محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ معشوق کی طرف پھینکا جانے والا ہر تیر عاشق اپنے دل پر لیتا ہے اور جب اس زاویہ سے آپؑ کے عشق رسول ﷺ کا نظارہ کیا جائے تو ان تیروں کے درد کو اپنے الفاظ کا جامہ کچھ یوں پہنایا ہے

''مخالفین نے ہمارے رسول ﷺ کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک ﷺ کی شان میں کرتے رہتے ہیں ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر ﷺ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دئے جائیں اور خود میرے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول ﷺ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں''

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ ص ۱۳)

پھر آپ اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۸۵)

ترجمہ:۔ آپ ﷺ کا عشق میرے وجود کے ہر رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے اور میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے پر ہوں

مزید فرماتے ہیں:۔

در رہ عشق محمدؐ ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دُعا ایں در دلم عزم صمیم

(توضیح مرام روحانی خزائن جلد ۳ ص ۶۳)

باقی آئندہ انشاء اللہ

بقیہ مقام عبرت

قوم کو کس طرح غرق کیا۔ تم کو چاہئیے تھا کہ اس سے عبرت حاصل کرتے۔ دار السلام (بغداد) میں سولہ لاکھ آدمی قتل کر دیئے وہ جو بادشاہ تھا اس نے اپنی بیوی کا نام ''نسیم سحر'' رکھا ہوا تھا۔ جس طرح صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے آدمی کو نیند آتی ہے اس طرح اس کو اپنی بیوی کی صحبت خوشگوار معلوم ہوتی تھی۔ جب اس ''نسیم سحر'' کو قتل کیا تو کسی گلی کے کُتّے ہی چاٹتے تھے۔ کسی نے کفن تک بھی نہ دیا۔ جب بادشاہ نے قید میں پانی مانگا تو فاتح بادشاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ اس کے محل میں سے تمام لعل و جواہرات لُوٹ لاؤ۔ وہ وحشی لوگ فوراً گئے اور تمام محل کی آرائش کو لُوٹ کھسوٹ لائے۔ تو اس کے سامنے ایک تھالی میں نہایت قیمتی جواہرات بھر کر بادشاہ بغداد کے سامنے پیش کئے گئے کہ لو ان کو پیؤ۔ اور پھر گالی دے کر کہا کہ بدذات! تو فوج کو تنخواہ نہ دیتا تھا اور تیرے گھر میں اس قدر مال تھا۔ یہ کہہ کر اس کا سر اُڑا دیا گیا۔

تم اپنی جان پر رحم کرو۔ یاد رکھو کہ کسی کا حُسن نہ کام آئے گا اور نہ کسی کا مال کام آئے گا، نہ جاہ و جلال، نہ علم، نہ ہنر۔

(حقائق الفرقان، جلد چہارم، صفحہ ۱۹۰)

بلندیٔ پرواز

(مقصود احمد علوی، جرمنی

قسط سوئم

خدماتِ سلسلہ کے ساتھ ساتھ اخلاقِ فاضلہ اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے حصول کیلئے کوشش کرتے رہنا بھی انتہائی ضروری ہے۔

۲۔اخلاقِ فاضلہ اور مذہب:

جہاں تک اخلاقِ فاضلہ اور کردار کی تعمیر کا تعلق ہے تو یاد رکھنا چاہئے کہ اخلاقیات کا تعلق صرف مذہب سے ہی نہیں ہوتا اگرچہ مذہبی تعلیمات اِس مقصد کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں۔ مشاہدہ گواہ ہے کہ بہت سے لوگ بظاہر مذہبی ہوتے ہیں لیکن اُن میں کردار کی خوبیاں ناپید ہوتی ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو مذہب کے قائل نہیں ہوتے اُن میں سے بعضوں میں بہت سی اخلاقی اقدار موجود ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بنیادی طور پر انسان کی فطرت میں اچھے برے کی پہچان رکھ دی گئی ہے اور ہر باشعور انسان چاہے وہ کسی معاشرے سے تعلق رکھتا ہو جانتا ہے کہ سچ بولنا اچھا اور جھوٹ برا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے: وَ نَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا o فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا o (سورۃ الشمس آیات ۸۔۹)'' اور (قسم) ہر جان کی اور جیسے اُس نے اُسے ٹھیک ٹھاک کیا۔ پس اُس کی بے اعتدالیوں اور اس کی پرہیزگاریوں (کی تمیز کرنے کی صلاحیّت) کو اُس کی فطرت میں ودیعت کیا۔''

یہاں کسی قوم یا مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تخصیص نہیں بلکہ ایک عام قانونِ فطرت کا بیان ہے۔ پس ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ فطرت میں ودیعت کی گئی اچھائی کی قوتوں کو ترقی دینے کا مذہب ایک بہترین ذریعہ ہے لیکن یہ منزل نہیں۔ اِسی طرح عبادات بھی منزل نہیں بلکہ ذریعہ ہیں۔ مثال کے طور پر اسلامی عبادات میں سے نماز برائیوں سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے اور روزہ تقویٰ کے حصول کا۔ ہم ان ذرائع کو تربیت کے معیار کیلئے کسوٹی قرار نہیں دے سکتے۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ جو شخص نماز روزہ کا پابند ہے وہ اخلاق کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہو چکا ہے۔

مذہبی دنیا میں بے شمار ایسے لوگ ہیں جو نماز روزہ کی بڑی سختی سے پابندی کرتے ہیں لیکن اُن کے بدترین رویوں، اخلاق اور کردار کی پستی اور گراوٹ اور ظلم و بربریّت کی مثال کیلئے پاکستان کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر یہ خاص فضل ہے کہ نظامِ خلافت کی برکت سے افراد جماعت میں عبادات کی روح اور مغز پیدا کرنے کیلئے تدابیر اور کوششوں کا ایک فعال نظام قائم ہے اور بحیثیتِ مجموعی اُن کی عبادات کے اُن کے اخلاق و کردار پر بڑے ہی واضح اثرات سب کو نظر آتے ہیں جن کا مضمون کے شروع میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ لیکن یہ یاد دہانی بہرحال ضروری ہے کہ ظاہری عبادات کی پابندی، تربیت کے بلند معیار کی کسوٹی نہیں۔ لازم ہے کہ اس فرق کو بھی مدِّ نظر رکھا جائے اور عبادات کے ساتھ ساتھ کردار کی تعمیر کی کوشش بھی جاری رکھی جائے۔

۳۔تقویٰ کی باریک راہیں:

بعض اوقات انسان ایک عمل کو نیکی سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ نیکی نہیں ہوتی۔ حقیقی نیکی کی پہچان کیلئے جس بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے وہ اُس نور سے حاصل ہوتی ہے جو آسمان سے اترتا ہے۔ شرک، تکبر، ریاء، جھوٹ اور فسق و فجور کی باریک در باریک شاخوں سے بچنا اور نیک اعمال کو ریاء اور دکھاوے سے مبرّا ہو کر موقع اور محل کے مطابق ادا کرنا ایک باریک راہ ہے۔ لوگوں کی نگرانی، پکڑ، خوف، ملامت، نقصان، سزا یا خوشنودی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نیکی کرنا اس سے بھی باریک اور تنگ راہ ہے۔ پھر تقویٰ کا ایک زینہ یہ بھی ہے کہ اُس وقت بھی خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرنا جب کوئی دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ یہ تقویٰ کی باریک راہیں ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہم پر واضح کیں اور جن کی ایک جھلک آپ کی کتاب کشتی نوح میں پائی جاتی ہے۔

تربیت کرنے والے کی خصوصیات

زندگی کے ہر شعبہ میں مختلف قسم کی تربیت دینے والے متعلقہ علوم و فنون کے ماہر اُن کی باریکیوں سے پوری طرح واقف ہوتے ہیں۔ مثلاً جو شخص خود کراٹے کے فن کا ماہر ہے وہی دوسروں کو اِس کی تربیت دے سکتا ہے۔ کسی فن یا علم کا کوئی جتنا زیادہ ماہر ہوگا اُتنا ہی وہ بہتر تربیت دے سکے گا۔ پس جو شخص بھی کسی علم یا فن کی تربیت پر مامور ہو اُس کا خود اُن کا ماہر ہونا ضروری ہوتا ہے۔ علوم و فنون اور جسمانی قوتوں کو مطلوبہ معیار تک لانے کیلئے تربیت دینا کسی میں کردار کی خوبیاں پیدا کرنے اور اُنہیں نکھارنے سنوارنے کی نسبت زیادہ آسان ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اخلاق اور کردار کی تربیت پر مامور افراد بدرجۂ اَولیٰ باصلاحیت اور باکردار ہونے چاہئیں۔

> لوگوں کی نگرانی، پکڑ، خوف، ملامت، نقصان، سزا یا خوشنودی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نیکی کرنا

مذہبی اصطلاح میں اس قسم کی تربیت کرنے والے کو مربی کہتے ہیں۔ بہترین مربی تو اللہ تعالیٰ کے نبی ہوتے ہیں جو اسی کام کیلئے مامور کئے جاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مربیٔ اعظم تھے۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ اولیائے کرام بہتر رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ نظامِ جماعت میں شعبہ تربیت کے حوالہ سے اِسی بنیادی نقطہ کو مدِّ نظر رکھ کر کوشش کی جاتی ہے کہ ایسے لوگوں کو تربیت کے کاموں پر مقرر کیا جائے جن کا اپنا معیار دوسروں کی نسبت بہتر ہو اور وہ اپنے ظرف اور طاقت کے مطابق اُسی رنگ اور اُسی طریق سے تربیت کرنے کے اہل ہوں جو خدا کی ان برگزیدہ ہستیوں کا ہوتا ہے۔

تربیت کے طریق

۱۔ **شعبہ تربیت کی اہمیت:** جماعت کے مختلف شعبہ جات میں سے یہ ایک نہایت اہم اور بنیادی شعبہ ہے اور نظام جماعت میں اس کی وہی اہمیّت ہے جو ایک عمارت کے مرکزی ستون کی ہوتی ہے۔ اسی کی کارکردگی پر دوسرے شعبوں کا انحصار ہوتا ہے۔ افرادِ جماعت کا تربیت کا معیار جتنا بلند ہوگا اُتنا ہی اُن کا مختلف قسم کی خدمات اور قربانیوں کا معیار بڑھے گا۔ اس لئے لازم ہے کہ اس شعبہ کے کارکنان ذہین و فطین، تجربہ کار اور باکردار ہوں جو لوگوں کی نفسیات، مسائل اور حالات پر گہری نظر رکھنے والے ہوں اور اس کے مطابق منصوبہ بندی کر کے اصلاحی پروگراموں کو ترتیب دینے کی اہلیّت رکھتے ہوں۔

۲۔ **تقسیمِ کار اور میدانِ عمل کا درست انتخاب:**

یہ تربیت کا بنیادی اصول ہے کہ اصلاح احوال کی کوششیں وہاں کی جائیں جہاں سے کہ مسائل پھوٹتے ہیں۔ یہ کام اعلیٰ سطحی قیادت کا ہوتا ہے کہ سوچ و بچار کے بعد میدانِ عمل کا انتخاب کر کے کاروائیوں کا آغاز کیا کرے۔ مسائل اور اُن کے نتائج سے الجھے رہنے کی بجائے اُن سوراخوں اور کھڑکیوں دروازوں کو بند کرنے کی فکر کرنی چاہئے جہاں سے کہ مسائل کی گرد و غبار اور گندگی آ رہی ہوتی ہے ورنہ مسائل کی شرح کم نہیں ہوتی اور کارکنان صرف پیدا شدہ مسائل نپٹانے میں ہی لگے رہتے ہیں۔ ہم وقت اور کاموں کی نوعیّت کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

باقی آئندہ

مشرقی جرمنی میں مجلس خدام الاحمدیہ کی پہلی تبلیغی میٹنگ

الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے زیر اہتمام مشرقی جرمنی میں پہلی تبلیغی میٹنگ مورخہ ۱۹ مئی کو شہر Torgau میں منعقد کی گئی۔ اس سلسلہ میں مارچ میں اس علاقہ کے وزٹ کے دوران یہاں کے نوجوانوں کی تنظیم سے روابط قائم ہونے سے یہ موقع میسر آیا۔ اس میٹنگ کے لئے موضوع Friedenslehre des Islam مقرر کیا گیا۔ اس میٹنگ میں Modration کے فرائض لئے جناب Dr.Bauschke کو برلن سے دعوت دی گئی۔ سب سے پہلے میٹنگ کے آغاز میں سب کو خوش آمدید کہا گیا۔ اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد مہتمم تبلیغ مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب نے Friedenslehre des Islam کے موضوع پر تقریر کی اور سب کو سوالات کی دعوت دی۔ اس کے بعد بہت سارے سوالات کئے گئے۔ جس میں اسلام کے بہت سے موضوعات شامل تھے۔ اس میٹنگ میں ۲۳ جرمن شامل ہوئے۔ یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے شروع ہوا اور رات دس بجے تک جاری رہا۔ اس میٹنگ کے لئے مہتمم صاحب تبلیغ کے ساتھ مکرم منصور احمد گردیزی صاحب نائب مہتمم مال اور مکرم رمیض جاوید صاحب مہتمم امور طلباء بھی شامل تھے۔ مشرقی جرمنی سے ڈاکٹر راشد نواز صاحب ریجنل امیر Sachsen Brandenburg اور مہتمم اشاعت، اور مکرم عبدالشکور صاحب صدر جماعت Leipzig کے ساتھ ان کی جماعت کے ممبر بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ آمین

(رپورٹ، مہتمم تبلیغ)

Inter Religios Forum کے ساتھ لمبرگ میں میٹنگ کا اہتمام

مورخہ ۱۲ مئی کو Inter Religios Forum کے ساتھ ایک میٹنگ کا اہتمام مقامی مسجد میں کیا گیا جس میں ۱۹ جرمن اور دو ترکی احباب شامل ہوئے۔

اس میٹنگ میں مکرم شیخ قمر صاحب اور مکرم راشد محمود صاحب تشریف لائے۔ اور جماعت کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں سوالات کے جوابات بھی دئے گئے۔ Inter Religios Forum کی طرف سے اس میٹنگ کی خبر کو اخبار میں بھی دیا گیا تھا۔ میٹنگ رات دیر تک جاری رہی۔ آخر پر سب مہمانوں کو ریفریشمنٹ بھی دی گئی۔ ہماری مہمان نوازی پر کئی لوگ خوش تھے۔ وہ خود ہر ماہ میٹنگ کرتے ہیں لیکن وہاں کوئی خاص اہتمام نہیں کرتے۔ ایک ہمسائے نے کہا کہ اگر آپ اس قسم کے با اخلاق اور مہمان نواز لوگ ہیں تو آپ کی یہاں مسجد بنانے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میٹنگ نہایت کامیاب رہی۔ اس طرح یہ میٹنگ کامیابی کے مراحل سے گزر کر رات گئے ختم ہوئی۔

Vol. 14 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 7
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

بقیہ اجتماع انصاراللہ

انصار نے حصہ لیا۔ تلاوت کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔ مقابلہ حفظِ قرآن، مقابلہ نظم اور مقابلہ تقریر میں اٹھارہ اٹھارہ انصار نے حصہ لیا۔ بعد ازاں بیت بازی کا مقابلہ ہوا جس کے کوالیفانگ راؤنڈ میں 7 بلاکس کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل بیت بازی کا مقابلہ Groß Gerau اور Darmstadt بلاکس کے درمیان ہوا جو نہایت دلچسپ رہا اور ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس میں Darmstadt بلاک فائنل مقابلہ 1 کے مقابلہ میں 2 ڈگریوں سے جیت کر اوّل آیا۔ شائقین نے بھی بڑے شوق سے اِس مقابلہ کو دیکھا اور بہت محظوظ ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات:

ورزشی مقابلہ جات میں ریجنل بلاکس کی 8 ٹیموں نے حصہ لیا جن کو 2 بلاکس میں تقسیم کرکے والی بال، فٹ بال اور رسہ کشی کے مقابلہ جات ہوئے۔ ان کے علاوہ پیغام رسانی، 50 میٹر دوڑ اور 1000 میٹر پیدل چلنا صفِ اوّل اور 100 میٹر، 800 میٹر دوڑ اور 1500 میٹر پیدل چلنا برائے صفِ دوم بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ صفِ دوم اور صفِ اوّل کے انصار کے علیحدہ علیحدہ کلائی پکڑنے کے بھی نہایت دلچسپ مقابلہ جات منعقد ہوئے جس سے دیکھنے والے احباب خوب لطف اندوز ہوئے۔

دوسرا روز:

دوسرے روز کے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت صدر مجلس انصار اللہ شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد بیت بازی کا فائنل مقابلہ ہوا جس کی تفصیل اوپر آ چکی ہے۔ پھر مبلغ سلسلہ مکرم شمشاد احمد صاحب قمر نے تقریر زیرِ عنوان ''اس زمانے کا حصن حصین میں ہوں'' کی۔ یہ تقریر نہایت پُر اثر اور ایمان افروز نصائح پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد محترم صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے انصار بھائیوں کو جماعت کے کاموں اور پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ اسی طرح یہ بھی تلقین فرمائی کہ وہ اس سال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 200 غیراز جماعت احباب کو لانے کا ٹارگٹ پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔

تلقینِ عمل:

ہمارے نہایت شفیق مربیان کرام نے انصار بھائیوں کی روحانی تربیت کے لئے انتہائی ایمان افروز واقعات پر مبنی تقاریر فرمائیں جس سے انصار بھائیوں نے اپنے اندر روحانی تازگی محسوس کی۔ جزاہم اللہ واحسن الجزا۔

تلقین عمل کے اس پروگرام میں مبلغ سلسلہ مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب نے ''صحبتِ صالحین'' کے موضوع پر اور مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے آنحضرت ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے موضوع پر انتہائی پُراثر اور ایمان افروز خطابات فرمائے۔

اسی طرح مبلغین سلسلہ مکرم محمد احمد راشد صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب نے قرآن کریم اور حدیث سے اخلاق فاضلہ پر درس دیئے۔

تیسرا روز: اختتامی اجلاس:

11:00 بجے اختتامی اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے فرمائی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ پھر منتظم اعلیٰ صاحب کے اظہارِ تشکر کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل، دوئم اور سوئم آنے والے خوش نصیب انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر جرمنی بھر کے ریجن اور مجالس میں سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے اوّل، دوئم اور سوئم آنے والے ریجنز اور مجالس میں انعامی شیلڈز تقسیم کی گئیں اور علم انعامی عطاء کیا گیا۔ خلافت جوبلی کے تحت ہونے والے مطالعہ کتب میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو بھی اس موقع پر انعامات سے نوازا گیا۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں مجلس انصاراللہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے مبارک باد دی۔ آپ نے دُعا، تہجد، عائلی مسائل، تربیت اولاد اور تعمیر مساجد کی طرف توجہ دلائی۔ نیز جماعت کی مزید بہتری کے لیے بہت ہی احسن پیرائے میں نصائح فرمائیں۔ آخر پر محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے تمام انتظامیہ، امیر صاحب، مبلغین سلسلہ اور شاملین اجتماع کا شکریہ ادا کیا۔ اُس کے بعد عہد دُہرایا گیا جسکے فوراً بعد ہی ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں اور ٹھیک 14:00 بجے یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کی کل حاضری 2375 رہی۔ شام 20:30 بجے تک تمام کے شعبہ جات سے وائنڈ اپ کرکے مکمل صفائی کے بعد چابیاں ہاؤس ماسٹر کے سپرد کر دی گئیں۔

اس اجتماع کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس اجتماع کا ماٹو ''اخلاق فاضلہ'' رکھا گیا تھا۔ چنانچہ سٹیج کا بینر اور اجتماع گاہ کے دیگر بینرز اخلاق فاضلہ سے متعلق مختلف قسم کی تحریرات پر مشتمل تھے۔ اسی طرح دیگر تمام تقاریر اور درس میں بیان ہونے والے مضامین بھی اسی ماٹو کو مدِّ نظر رکھ کر تیار کئے گئے۔

(رپورٹ۔ شاہد محمود، سیکرٹری اجتماع)

مسجد انوار میں معزز شہریوں کے ساتھ تعارفی تقریب

مورخہ ۱۷ مئی بروز اتوار مسجد انوار روڈگاؤ میں معزز شہریوں کے ساتھ ایک تعارفی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ چار بُرگا ماسٹر، متعدد سکولوں کے پرنسپل، تین عیسائی پادری، سیاسی پارٹیوں و دیگر اداروں کے نمائندگان نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ معزز مہمانان کرام کی آمد پر محترم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب اور لوکل امیر مکرم مسعود احمد طاہر صاحب نے ان کا استقبال کیا۔ اس کے علاوہ Dietzenbach، Rödermark، Neu-Isenburg کے برگا ماسٹر بھی تشریف لائے۔ ان سب کو امیر صاحب جرمنی کے ساتھ سٹیج پر جگہ دی گئی۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے امیر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے تقریب کی صدارت کی۔ اس پروگرام میں Rodgau شہر کے برگا ماسٹر Herr Alois Schwab کو مہمان خصوصی کے طور پر بلایا گیا تھا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز دوپہر ساڑھے بارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جس کے جرمن ترجمہ کے بعد ناصرات نے جرمن زبان میں دو ترانے پیش کئے۔ اس کے بعد سیکرٹری امور خارجہ لوکل امارت مکرم عبدالرزاق احمد صاحب نے جو سٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا کر رہے تھے، مہمانوں کا تعارف کروایا۔ اور مہمان خصوصی کو خطاب کی دعوت دی۔ جنہوں نے اپنے خطاب میں تفصیلی طور پر جماعت احمدیہ جرمنی اور لوکل جماعت Rodgau کے متعلق تعریفی کلمات کہے۔

جناب Alois Schwab صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسلامی طریق زندگی ہمارے شہر میں عام ہے۔ روڈگاؤ میں کسی قسم کی مخالفت یا مظاہرہ نہیں ہوا۔ شہر کی پارلیمنٹ کے صدر جناب Anette Paul Schweikart نے امید ظاہر کی کہ اس عبادت گاہ کے ذریعہ تبادلہ خیالات کا ٹھوس موقع پیدا ہوگا۔ ڈٹسن باخ کے بُرگا ماسٹر جناب Giesel Stephan نے کہا کہ جس امن اور سکون سے آج یہاں پروگرام ہوا ہے میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ غیر ملکیوں کے لئے صوبے کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب Ulrike Foraci نے کہا کہ آپ لوگوں کے مذہب کا امن کا پیغام اور ان بچیوں کا مہمانوں کے سامنے مسجد کے رنگوں کا تصور لئے ہوئے نغمہ پڑھنا، مسجد کے صحن میں منعقدہ اس پروگرام کی شام کو مسحور بنا رہا تھا۔ ضلعی حکومت کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب Carsten Müller صاحب نے کہا کہ مسجد کی تعمیر کرکے آپ نے اس معاشرے میں قدم مضبوط کرنے کی ابتدا کرتے ہوئے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ مذہبی آزادی کے پیشِ نظر اب سکولوں میں اسلامی تعلیم دی جانی چاہئے۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعتی تعارف اور جماعت کے امن کی کوششوں میں کردار پر جامع روشنی ڈالی۔ جسے سامعین نے بڑی توجہ سے سنا۔ اور ان کی بے شمار غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔

اس کاروائی کے اختتام پر مہمان خصوصی نے مسجد کے صحن میں ایک پودہ لگایا۔ اس پودہ کے حصول میں انصار اللہ جرمنی نے تعاون کیا۔ آخر پر سب مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ جسے مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ اور مہمانوں نے جاتے ہوئے گیسٹ بک پر اپنے تاثرات بھی درج کئے۔ معزز مہمانوں کو امیر صاحب نے تحائف دیئے۔

پروگرام میں ایک سو ستر مہمانوں سے مسجد کے دونوں ہال لبالب بھر گئے تھے۔ سارا دن لوگ مسجد دیکھنے آتے رہے۔ پروگرام کے آخر تک مہمانوں کی تعداد ۲۱۲ تک پہنچ گئی تھی۔ اس تقریب میں پریس، ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندوں نے شرکت کی۔ HR3 اور ARD پر تقریباً ۵ منٹ کی رپورٹ دکھائی گئی اس کے علاوہ ۱۵ اخبارات میں تصاویر اور شہ سرخیوں سے خبر بھی شائع ہوئی۔

لوکل امارت ڈٹسن باخ میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

ڈٹسن باخ۔ مورخہ ۳۱ مئی ۲۰۰۹ء بروز اتوار سپورٹس ہال Philipp Fenn میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا جرمن ترجمہ عزیزم طلحہ محمد صاحب نے پڑھا۔ عزیزم شرجیل بٹ صاحب نے نظم ''خلافت کے سو سال سب کو مبارک'' خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم لوکل امیر صاحب نے اس جلسہ کی غرض و غائت بیان کی۔ مکرم راجہ سلیمان صاحب نے ''یوم خلافت کا تاریخی پس منظر'' کے عنوان سے تقریر کی۔ ''خلافت کی برکات'' کے عنوان سے واقف نو طفل عزیزم تشکیل احمد الیاس صاحب نے جرمن زبان میں نہایت ہی اچھا مضمون پڑھا۔ چند ناصرات نے خوش الحانی سے نظم ''خلافت کا فیضان'' پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم صاحب نے ''منکرین خلافت اور ان کا انجام'' کے عنوان سے تقریر کی۔ مکرم چوہدری شریف خالد صاحب نے اپنی ایک نظم سنائی جس کے بعد مکرم لوکل امیر صاحب نے ''خلافت اور اُس کی برکات'' پر تقریر کی۔ آخری تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے آیت استخلاف کی تشریح پر مبنی کی اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حاضری 297 رہی۔